سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نعت

کارواں لٹ گیا، دل ستاں گم ہوا، اب جو بچھڑے ہیں ساتھی کدھر جائیں گے
یا مرادِ محبت ملے گی ہمیں یا پھر ارماں لے کے ہی مر جائیں گے

ہم ہیں گل آشنا، ہم تو ہیں باغباں، ہم سے قائم ہے ساری بہارِ چمن
ہم جو خاطر میں لائے نہ صیاد کو، ہم خزاں سے بھلا کیسے ڈر جائیں گے

ہم نقیبِ خلوص و اسیرِ وفا، ہم نے معیارِ الفت دو بالا کیا
روئیں گے یاد کر کر کے اہل نظر، کارنامے ہم ایسے بھی کر جائیں گے

درد و غم لے کے آخر کہاں جائیں ہم، اہلِ دل کی یہاں کوئی قیمت نہیں
آپ ہی ہاتھ اپنا بڑھا دیجئے، ورنہ تنہا ہی بے راہ بر جائیں گے

راستہ ہے کٹھن، اور سفر پُرخطر، پھر بھی کچھ غم نہیں
اپنا سایہ ہی سمجھیں، گر ساتھ لیں، پھر تو ہم باخبر بے خطر جائیں گے

غنچہ ہائے تبسم، سخن کے گہر، آپ کی ہی نگاہوں کے برق و شرر
ہوش و حیرت کے دامن میں سمٹے ہوئے، ساتھ تا حدِ فکر و نظر جائیں گے

آپ کی اک تجلی کا فیضان ہے، ہیں منور مری روح و قلب و نظر
سوچتا ہوں کہ کیا حشر ہو گا بپا، چار سو جب یہ جلوے بکھر جائیں گے

آپ کی دید ہے حاصلِ زندگی، ہٹنے پائے نہ صورت کبھی آپ کی
ڈوب جائے گا ورنہ مہِ زندگی، وادیٔ موت میں ہم اتر جائیں گے

آپ کو ہے قسم آپ کے حُسن کی، آپ ہر گز نہ مستور ہوں باخدا
آپ کا روئے انور ہے قبلہ نما، سارے سجدے اسی سمت پر جائیں گے

آپ کی اِک توجہ کا اعجاز ہے، آپ کی اک نظر اپنی معراج ہے
ورنہ اس کا تصور بھی ممکن نہ تھا، یوں نگہ سے دو عالم گزر جائیں گے

عقدہ معراج سے بھی یہی حل ہوا، زد میں انساں کی افلاک و آفاق ہیں
کس کو معلوم تھا عرش سے بھی وراء، یوں بشر بلکہ خیرالبشر جائیں گے

میں ہوں بیمار الفت مگر لا دوا، ہے مدینہ میں سویا مسیحا مرا
میری تسکیں نہ ہو گی جہاں میں کہیں، مجھکو لیکر کہاں چارہ گر جائیں گے

❉